ترتیب: محمد سراج عظیم
تزئین: سید بشارت الحسن بخاری
ہر اتوار لازوال بچپن

پیارے بندر

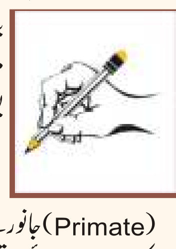

عطیہ بی لکھنؤ

ڈم ، ڈم ،ڈم۔ڈم، چھم، چھم، چھم، چھم............ ''ناچ ری پگلی ناچ ذرا جھوم کے... آ گئے سب تجھ کو دیکھنے''۔

''آ گیا، آ گیا بندر کیمداری والا آ گیا... بھاگو بھاگو''۔ کہتے ہوئے عنبر بھاگتی ہوئی کھڑکی سے جھانکنے لگی۔

''ارے واہ کتنا خوبصورت جوڑا ہے دونوں کا''! مداری ایک بندر اور بندریا کو خوب سجا سنوار کر ان کے گلے میں رسی باندھے اور دوسرے ہاتھ میں اسی رسّی کا ایک سرا پکڑے ان سے طرح طرح کے کرتب کراتا لوگوں کے دل بہلا رہا تھا۔ بندر اور بندریا رنگین ملبوسات سے سجے سنورے طرح طرح کے کرتب کر رہے تھے کبھی بندریا ٹھمکے لگاتی تو بندر اکڑ کر کھڑا ہو جاتا۔ کبھی بندریا بندر کو چھیڑ کر پریشان کرتی۔ یہ سب دیکھ کر عنبر سے کھڑکی پر رکا نہ گیا وہ بھاگتی ہوئی دروازے پر جا پہونچی۔

مداری بھیڑ دیکھ کر بھیڑ کے پاس ا؟ کھڑا ہوا اور بندر بندریا سے اور بھی طرح طرح کے کرتب کرانے لگا۔ یہ دیکھ کر عنبر خوشی سے اچھلنے لگی۔ پاس میں مرزا انکل کھڑے عنبر کی خوشی کو بہت غور سے دیکھ کر مسکرا رہے تھے۔

''عنبر کیسا لگا مداری کا تماشہ؟''

'' بہت اچھا انکل دیکھئے تو کتنا خوبصورت ناچ کر رہے ہیں''۔

'' ہاں بالکل صحیح یہ تو بہت ہی خوبصورت لگ رہے ہیں، تمہیں پتہ ہے ان بندروں کی کتنی نسلیں ہوتی ہیں''؟

''نسلیں؟ یہ کیا ہوتا ہے''

ہاں نسل یعنی یہ اور کتنی طرح کے ہوتے ہیں۔

''مجھے تو یہ نہیں پتہ انکل میں نے تو صرف ایسے ہی بندروں کو دیکھا ہے یا پھر مندروں کے باہر دیکھے ہیں، ان کے علاوہ بھی بندر ہوتے ہیں کیا''؟

مرزا انکل مسکرائے اور بولے''ہاں بیٹا بندر ایک پرائمیٹ (Primate) جانور ہے۔ دنیا میں کم و بیش ان کی 240 اقسام پائی جاتی ہیں''۔

''240 اقسام'' سنتے ہی عنبر دنگ ہو گئی۔ اور تعجب سے مرزا انکل کی طرف دیکھنے لگی۔

''سچ کہہ رہے ہیں انکل آپ؟''

''ہاں بیٹا بالکل سچ''

اور عنبر کا دماغ وہاں موجود بندر بندریا کے کھیل سے ہٹ کر مرزا انکل کی باتوں میں لگ گیا۔

'' آؤ میں تمہیں اور بھی باتیں بتاتا ہوں۔ یہ کہتے ہی مرزا انکل پاس موجود چبوترے پر عنبر کے ساتھ بیٹھ گئے۔

'' کہا جاتا ہے کہ سائنس دانوں نے ان کو دو قسموں میں بانٹا ہے ایک پرانی دنیا کے بندر کہلاتے ہیں اور ایک نئی دنیا کے۔ امریکہ کی کھوج سے پہلے یورپ، افریقہ اور ایشیاء کے علاقوں میں پائے جانے والے بندروں کو پرانی دنیا کے اور امریکہ کی دریافت کے بعد پائے جانے والوں کو نئی دنیا کے بندر کہا جاتا ہے۔''

'' وہ کیسے ہوتے ہیں انکل ان کی شکلیں بڑی عجیب ہوتی ہیں کیا''؟

'' ہاں ہوتی تو ہیں ، ہندوستان میں بھی کئی طرح کے بندر پائے جاتے ہیں جیسے گرے لنگور، لائن ٹیلڈ مقاق اور یہ دونوں پرانی دنیا کے بندر ہیں۔''

''لنگور یہ کیسا ہوتا ہے؟''

لنگور کو لمبی ڈم والا بندر بھی کہتے ہیں۔ یہ ہندوستان کا نیشنل سوشل میمل National Social Memmal بھی کہا جاتا ہے۔ ان کے گرے بال کالے چہرے اور کالے ہاتھ پیروں کی وجہ سے یہ دوسروں سے مختلف ہوتے ہیں۔ یہ اپنا آدھا وقت زمین اور آدھا پیڑوں کی ٹہنیوں پر گزارنا پسند کرتے ہیں۔ اسی طرح لائن ٹیلڈ مقاق بھی الگ طرح کا بندر ہے۔

یہ بہت ہی نایاب اور کم پائی جانے والی قسم ہے۔ یہ ایسے جنگلوں جہاں بہت بارش ہوتی ہے رہتا ہے۔ یہ بندر تامل ناڈو، کیرالا اور کرناٹک وغیرہ کے مقامات پر پائے جاتے ہیں۔

'' باپ رے میں نے تو سوچا ہی نہیں بندر کی اتنی قسمیں ہیں''۔

ہاں میری بیٹی یہ تو کچھ ہیں ان کے علاوہ بھی بہت سی اقسام پائی جاتی ہیں۔ ابھی تو شروع ہوئی ہیں۔ Mendril Monkey اس بندر کی پونچھ بہت چھوٹی ہوتی ہے ان کی پونچھ کو دیکھتے ہوئے ان کا جسم بہت بڑا ہوتا ہے ان کے منھ کے اوپر سفید اور لال رنگ کی دھاریاں ہوتی ہیں۔ یہ دیکھنے میں بڑا ہی خطرناک لگتا ہے جب وہ اپنا بڑا سا منھ کھول دیتا ہے مگر یہ خطرناک نہیں ہوتے، ان کو انسانوں کے ساتھ ملنا رہنا سہنا بہت پسند ہوتا ہے۔

بس ان کا چہرہ بہت خطرناک ہوتا ہے۔ COQUEREL'S SIFAKA یہ بندر مدغاسکر MADAGASCAR کے جنگلوں میں پایا جاتا ہے یہ کافی الگ دکھتے ہیں ان کا جسم سفید اور بھورے رنگ کا ہوتا ہے۔۔ جو بہت معصوم لگتا ہے ان کے کان چھوٹے چھوٹے اور کالے رنگ کے ہوتے ہیں۔

ان کی ایک خاصیت یہ ہوتی ہے کہ یہ اپنے پیروں سے 30 فٹ تک کی چھلانگ لگا سکتے ہیں۔

اس کی وجہ سے یہ بندر دوسرے بندروں کی طرح ٹہنیاں پکڑ کر نہیں چلتے بلکہ چھلانگ لگا لگا کر کافی دور دور تک جا سکتے ہیں۔ اور چٹانوں پر بھی چل سکتے ہیں۔ یہ بندر ہری پتیاں کھاتے ہیں۔

''انکل آپ کو اتنا سب کچھ کیسے معلوم ان کے بارے میں کیا آپ ان کے ساتھ رہتے ہیں''؟ عنبر نے معصومیت سے پوچھا۔

''مرزا انکل مسکرائے اور بولے'' نہیں بیٹا میں ان کے ساتھ نہیں رہتا لیکن میں ان کے بارے میں پڑھتا رہتا ہوں اسی لئے تم کو ان کے بارے میں بتا رہا ہوں''۔

''مجھے بہت مزا آ رہا ہے''۔

اچھا! چلو پھر تم کو ایک اور طرح کا بندر بتاتا ہوں جو Central اور South America میں پایا جاتا ہے وہ Spider Monkey کہلاتا ہے۔ یہ ایسی جگہ رہتا ہے جہاں گھنے جنگل ہوتے ہیں۔ یہ اپنی پونچھ سے ٹہنیوں کو پکڑ پکڑ کر ایک جگہ سے دوسری جگہ جا سکتے ہیں۔ اور اس وقت وہ بالکل کالی مکڑی کی طرح لگتے ہیں۔ اسی وجہ سے ان کو مکڑ بندر Spider Monkey بھی کہتے ہیں۔

RED SHANKED DOUC یہ بندر بہت ہی پیارا بندر ہے جس کو تم پہلی بار دیکھو گے تو یہ بندر نہیں کوئی پیارا سا کھلونا لگے گا۔''

''کھلونا! عنبر نے پوچھا''

ہاں... ان کا جسم رنگین ہوتا ہے ان کا چھوٹا سا منھ ہوتا ہے اور اس پر بڑی بڑی کالی آنکھیں ہوتی ہیں۔

جو اس کی خوبصورتی کو بہت بڑھا دیتی ہیں۔

ایسا لگتا ہے کہ ان کا کسی نے خوب فرصت سے میک اپ کیا ہو۔

South AFRICA کے جنگلوں میں پایا جانے والا ایک اور نایاب بندر ہوتا ہے تمہیں بتاؤں وہ بندر کیسا ہوتا ہے

''جی''

''تم یقین نہیں کروگی''۔''بتائیے نہ انکل کیسا ہوتا ہے؟ کیا وہ بہت پیارا ہوتا ہے''۔

ہاں بیٹا بہت پیارا ہوتا ہے PYGMY MARMOSET اتنا پیارا اور چھوٹا ہوتا ہے کہ انسان کی انگلی پر بیٹھ جاتا ہے اسی لئے اس کو فنگر منکی بھی کہا جاتا ہے اور دنیا کا سب سے چھوٹا اور پیارا بندر بھی۔

4.5 سے 6 انچ تک کا یہ ہو سکتا ہے۔ یہ بہت ہی خوبصورت اور معصوم ہوتا ہے بہت سے لوگ ان کو پالتے ہیں''۔

''اتنا چھوٹا انکل مجھے بھی چاہئے یہ بندر''

مرزا انکل مسکرائے اور بولے...

افسوس کہ یہ بندر دن بہ دن کم ہوتے جا رہے ہیں۔

لوگ ان کا خیال نہیں رکھتے اپنی تھوڑی دیر کی خوشی کے لئے ان کو نقصان پہونچاتے ہیں، اسی لئے ان میں بہت سے بندر ایسے ہیں جن کی تعداد آج نہ کے برابر رہ گئی ہیں تم بچے ہی ان کا خیال رکھ سکتے ہو اور لوگوں کو ان کو نقصان پہونچانے سے روک سکتے ہو ورنہ آنے والے وقت میں یہ دنیا ان خوبصورت جانوروں سے محروم ہو جائے گی۔

اماں جی

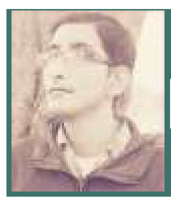

ذوالفقار علی بخاری

''تمھیں علم ہے کہ ہمارے ریاضی کے استاد رحیم رضا صاحب کو کئی مشہور شخصیات کے اقوال زبانی یاد ہیں۔''

جبران نے چہکتے ہوئے ارسلان سے کہا۔

''جبران۔۔۔میرے پیارے بھائی۔۔۔میں بھی اِسی اسکول میں پڑھتا ہوں۔ میں جب ساتویں جماعت میں داخل ہوا تھا تب علم ہوا تھا کہ رحیم رضا صاحب مشہور ہستیوں کے اقوال یاد رکھتے ہیں کہ یہ اُن کا پسندیدہ مشغلہ ہے۔''

ارسلان نے جواب دیا۔

''اوہو۔۔۔واقعی۔۔۔۔میں بھلکڑ ہو گیا ہوں۔۔۔تب ہی بھول جاتا ہوں کہ مجھ سے پہلے تم اِس اسکول میں نازل ہوئے تھے۔''

جبران نے شرمسار ہونے کے بعد ہنستے ہوئے بات مکمل کی تو وجدان بولا۔

''صادق ہوں اپنے قول کا غالبؔ خدا گواہ، کہتا ہوں سچ کہ جھوٹ کی عادت نہیں مجھے۔''

''واہ۔۔۔بھئی۔۔۔واہ۔۔۔اِس شعر میں بھی لفظ''قول'' استعمال ہوا ہے۔''ارسلان نے شعر مکمل ہوتے ہی خوشی سے کہا۔

اچانک تینوں دوستوں کو احساس ہوا کہ آدھی چھٹی کا وقت ختم ہو چکا ہے۔

اُنھوں نے اسکول گراؤنڈ کے بینچ سے اُٹھنے میں ہی عافیت جانی۔

''مجھے خبر پہنچی تھی کہ آپ تینوں کو میرے پسندیدہ مشغلے کے بارے میں علم ہو گیا ہے۔ اِسی وجہ سے آپ کو ماں جیسی ان مول ہستی کے حوالے سے اقوال یاد کرنے کی ہدایات کی تھیں۔''

رحیم رضا صاحب نے ارسلان، وجدان اور جبران کی جانب دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

رحیم رضا صاحب کی بات ختم ہوتے ہی وجدان کھڑا ہو چکا تھا کہ اپنا پسندیدہ قول سنا سکے۔

''جناب مشہور انگریز شاعر اور ڈرامہ نگار شکسپیئر کے بقول''بچے کے لیے سب سے اچھی جگہ ماں کا دل ہے۔''وجدان جوں ہی خاموش ہوا۔ ارسلان نے بولنا شروع کیا۔

''جنابِ عالی! شاعر مشرق علامہ محمد اقبالؔ فرماتے ہیں کہ''سخت سے سخت دل کو ماں کی پرنم آنکھوں سے موم کیا جا سکتا ہے۔''

''جبران صاحب! آپ خاموش ہیں، کوئی قول یاد کیا ہے؟''جبران اپنی باری پر کھڑا نہیں ہوا تو رحیم رضا صاحب نے استفسار کیا۔

''وہ۔۔۔جناب۔۔۔وہ محمد علی جوہر جو تھے۔۔۔اُن کے مطابق''دنیا میں حسین شے صرف ماں ہے۔''جبران نے کئی گہرے سانس لیے اور اپنی بات مکمل کی۔

''جناب! میں بھی کچھ بتا سکتا ہوں۔''آخری نشست پر بیٹھے طالب علم وسیم آفاق نے ہاتھ اوپر کرتے ہوئے پوچھا۔

''بالکل۔۔بیٹا۔۔۔اگر آپ کچھ بتانا چاہتے ہیں یا اور کوئی طالب علم۔۔۔اُسے اجازت ہے۔''

رحیم رضا صاحب نے خوشدلی سے کہا۔

''جناب! بل گیٹس فرماتے ہیں کہ''میری کامیابیوں میں میری ماں کا اہم کردار رہا ہے۔ اُنھوں نے ہر مشکل وقت میں میرا ساتھ دیا ہے۔ اُنھوں نے ہمیشہ میری حوصلہ افزائی کی تاکہ میں وہ پا سکوں جس کی میں نے تمنا کی تھی۔

آج میں نے سب کچھ پالیا ہے، اور اپنی ماں کو بہت یاد کرتا ہوں۔

ماں اپنے بچوں کو ہمیشہ بہتر سے بہتر دینے کی کوشش کرتی ہے۔

اپنے بچوں کو تکلیف میں دیکھ کر ماں بے چین ہو جاتی ہے۔''باسط نے وسیم آفاق کے بیٹھتے ہی فوراً کھڑے ہو کر اپنی بات کہی۔

''جناب! ابراہم لنکن کے بقول''مجھے ایک دانشور اور ایک کامیاب انسان بنانے میں میری ماں کا سب سے بڑا ہاتھ ہے۔''

ناصر نے فرانسیسی شاعر وکٹر ہیوگو کا قول سنایا۔

''ماں کی باہوں میں نرمی ہوتی ہے اور بچے اُن میں سکون سے سوتے ہیں۔''

''میں مولانا محمد علی جوہر کی ایک بات بتانا چاہوں گا۔ اُنھوں نے فرمایا کہ''میری والدہ مذہبی خصوصیات کا مرقع تھیں اِس لیے بچپن ہی سے اسلامی تعلیمات سے گہرا شغف رہا تھا۔ والد کے انتقال کے بعد اُنھوں نے ہم تمام بھائی بہنوں کو اعلیٰ تعلیم دلوائی۔ وہ چاہتی تھیں کہ ہم سب پڑھ لکھ کر کامیاب انسان بن جائیں۔ آزادی کی جدوجہد میں اُنھوں نے بھی اہم کردار ادا کیا تھا۔ ماؤں کی خوبصورتی اُن کی محبت میں ہوتی ہے۔ میری ماں دنیا کی سب سے خوبصورت ماں ہے۔''

ابرار نے اپنی بات مکمل کی تو اُس کی آنکھوں میں آنسو تھے۔ کیوں کہ وہ اپنی والدہ کو گزشتہ سال کھو چکا تھا۔

رحیم رضا صاحب ابرار کے قریب پہنچے اور کندھے پر ہاتھ رکھ کر تسلی دی۔ اور پھر دھیرے سے بولے:

''میں اِس لیے بہادر ہوں کہ میں ایک جی دار ماں کا بیٹا ہوں۔''

اُنھوں نے اپنی گھڑی پر وقت دیکھا اور حاضری کا رجسٹر اُٹھا کر کمرہ جماعت سے باہر نکل گئے۔ وہ بہت خوش تھے کہ آج کی سرگرمی سے بچوں کو نہ صرف مشہور شخصیات کو جاننے کا موقع ملا بل کہ اُنھیں ماں کے بارے میں جذبات کا بھی علم ہوا۔

پریڈ ختم ہونے کی گھنٹی بج چکی تھی، کمرہ جماعت میں شور شرابہ مچ چکا تھا۔

سورج کا خاندان

شجاع الدین شاہد

سورج ایسا سیارہ
جلتی آگ کا غبارہ
اس کے ساتھی نو سیارے
اک ڈوری میں بندھے ہیں سارے
نو سیاروں کی ہے یہ ٹولی
یعنی سورج کے ہمجولی
اس کے گرد لگائیں چکر
یعنی سورج ان کا محور
اس کی جسامت کیا بتلائیں
اس میں سمائے دس دنیائیں
زہرہ، عطارد، زمین، مشتری
زحل مریخ اور یورینس بھی
نیپچون اور پلوٹو پیارے
چکر اس کے لگائیں سارے
سورج سے سب روشنی پائیں
اپنے آپ کو سب چمکائیں
دیکھو کیا آن بان ہے یہ
سورج کا خاندان ہے یہ

9969039485

ٹماٹر

ریاض انور بلڈانوی

اسے ہے نام سے سبزی کے نسبت
مگر پھل ہے ٹماٹر درحقیقت
ذرا لمبوترا ہے گول ہے یہ
کہ رنگت سرخ ہے، انمول ہےیہ
فوائد انگنت ہیں اس کیاندر
وٹامن کا خزانہ ہے ٹماٹر
توانائی ن ءبھرتا ہے تن میں
کریخوں کا اضافہ یہ بدن میں
غذائیں ہیں ٹماٹر بِن ادھوری
کوئی پکوان ہو، یہ ہیضروری
ہو سالن یا کہ ہو چٹنی، کچومر
مزہ کب دیں نہ ڈالیں جو ٹماٹر
بنے کیچ اپ ٹماٹر سے نرالا
مزے لے لےکیکھائیکھانیوالا
غرض یہ ہے انوکھی ایک سبزی
مزہ نیارا ہے جس کا خوب سستی
یہ ہے بچّو بڑا انعامِ قدرت
ٹماٹر واقعی ہے ایک نعمت

سردی

شگفتہ سبحانی

(یہ نظم شگفتہ سبحانی نے جب وہ چھٹی کلاس میں تھیں تب لکھی تھی۔ جو بچے قلم کار بننا چاہتے ہیں ان بچوں کو اس نظم سے سیکھنا چاہئے۔ کتنے سادے الفاظ میں کیسی آسان اور خوبصورت نظم لکھی ہے۔ آج شگفتہ سبحانی بہت مشہور شاعرہ اور ادیبہ ہیں)

سردی دھوم مچاتی آئی
کپڑے گرم پہناتی آئی
سوئٹر مفلر موزے لاؤ
ان کے بنا باہر نا جاؤ
کسی کو بھائے برفی ٹافی
لاؤ چائے لاؤ کافی
ہاہا ہی ہی ہو ہو کرتے
کٹ کٹ کٹ کٹ دانت ہیں بجتے
کوئی آگ جلا کر تاپے
کوئی ریس لگا کر بھاگے
خدا کرے کہ گرمی آئے
سردی کو وہ دور بھگائے

اگر اور مگر

ملک منظور

اگر اور مگر دو بھائی تھے، مگر دونوں کی عادتیں ایسی مختلف تھیں جیسے دن اور رات۔ اگر ہمیشہ اچھے اچھے خواب بنتا اور کچھ نیا کرنے کی منصوبہ بندی کرتا، جبکہ مگر ہر منصوبے کو ایسے ٹھکرا دیتا کہ وہ اوندھے منہ زمین پر جا گرتا۔

ا"میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ اسکول جاؤں گا اور ریاضی پڑھ کر انجینیئر بنوں گا!" اگر نے بڑے جوش و خروش سے کہا

مگر نے آنکھیں گھما کر کہا، "او ہو! اسکول؟ ارے بھائی، وہاں جا کر ماسٹر جی تمہارے کان ایسے کھینچیں گے کہ تمہاری گردن گھنٹی کی طرح بجنے لگے گی۔ اور اگر تم نے ہوم ورک نہ کیا تو؟ ماسٹر جی تمہیں اتنا لکھوائیں گے کہ تمہاری انگلیاں پین کی طرح مستقل جھکی رہیں گی!"

اگر نے گھبرا کر کہا، "لیکن میں پڑھ کر بڑا آدمی بننا چاہتا ہوں!"

"بڑا آدمی؟ ارے بھائی، دفتر میں بڑے آدمی بننے کا مطلب ہے روز باس کی ڈانٹ کھانا، فائلیں اٹھانا اور بالآخر گنجا ہو جانا!" مگر نے ہنس کر جواب دیا

یہ سن کر اگر نے سر پکڑ لیا اور اسکول جانے کا ارادہ ترک کر دیا۔

چند دن بعد اگر کو ایک اور خیال آیا۔ اس نے خوش ہو کر کہا، "بھائی میں باغ میں سبزیاں اگاؤں گا!"

مگر نے فوراً کہا، "سبزیاں؟ ہاہاہا! بھائی، دھوپ میں کام کرتے ہوئے تم ایسے بھن جاؤ گے جیسے آلو کے چپس، اور اگر سبزیاں چوری ہو گئیں تو تم تھانے میں بیٹھے چوری کی شکایت لکھواتے رہو گے! تمہاری کمر ٹیڑھی ہو جائے گی"

اگر نے یہ سن کر بیجوں کا تھیلا ایک طرف پھینک دیا اور مایوس ہو کر سبزی اگانے کا ارادہ بھی چھوڑ دیا۔

"زندگی میں کچھ نہ کچھ تو کرنا ہی ہے۔ بیکار بیٹھنے سے کام نہیں چلے گا۔" اگر من ہی من سوچنے لگا۔

اگلے دن اگر نے پہاڑ پر سیر کرنے کا ارادہ کیا تاکہ سستی اور کاہلی سے نجات پا سکے۔

مگر نے گھبرا کر کہا، "پہاڑ پر؟ ارے بھائی، وہاں چڑھو گے تو تمہاری سانس ایسے پھولے گی جیسے غبارہ۔ راستہ بھول گئے تو؟ اور اگر کسی سانپ نے تمہیں کاٹ لیا تو؟ پھر تمہاری تصویر اخبار میں ہوگی، نیچے لکھا ہوگا: 'یہ تھا اگر، جو پہاڑ چڑھ کر کبھی واپس نہ آیا۔'"

اگر مایوس ہو کر بیٹھ گیا اور زور سے بولا، "میں تو کچھ بھی نہیں کر سکوں گا!"

"اچھا بھائی، چلو کرکٹ کھیلیں گے۔" اگر نے کہا

" نہیں ، وہاں دانت ٹوٹ گئے تو؟ ٹانگ یا بازو کی ہڈی ٹوٹ گئی تو؟ " مگر نے سر دھنتے ہوئے کہا

" بھائی تم ہمیشہ مایوسی کی باتیں کیوں کرتے ہو۔ کبھی کبھی اچھی باتیں بھی کیا کرو۔" اگر نے مایوس لہجے میں کہا

اسی دوران وہاں سے" امید" کا گزر ہوا۔ اس نے دونوں بھائیوں کو تو تو میں میں کرتے دیکھا تو پاس آ کر بولی، "او بھائیو، یہ کیا ہو رہا ہے؟ تم دونوں میدانِ جنگ میں لڑ رہے ہو کیا؟"

"امید بہن یہ مگر مجھے ہر بار ڈرا دیتا ہے اور میرا ہر خواب توڑ دیتا ہے!" اگر نے شکایت کرتے ہوئے کہا

امید نے قہقہہ لگایا، "ارے اگر بھائی، مگر کو چھوڑ دو، یہ تو ڈرامے باز ہے! زندگی میں جو کرنا ہے، کر ڈالو، ورنہ تم بھی بیٹھے بیٹھے کنپٹی کے سفید بال گنتے رہو گے!"

اگر نے امید کی بات پر عمل کرنے کا فیصلہ کیا، "میں اسکول ضرور جاؤں گا!"

مگر نے پھر اعتراض کیا، "اور اگر فیل ہو گیا تو؟"

امید نے ہنستے ہوئے کہا، "تو پھر تمہارے لیے 'مفت بریانی' پارٹی رکھیں گے!"

پھر اگر نے اسکول جانا شروع کیا، اسکول میں علم کا فیضان حاصل کیا۔ اس نے باغ میں سبزیاں بھی اگائیں، اور پہاڑوں کی سیر بھی کی۔ کچھ سال بعد وہ کامیاب انجینیئر بن گیا۔ ایک دن وہ مگر سے ملنے کے لئے آیا تو مگر نے حیرت سے کہا، "او بھائی، تم تو واقعی انجینیئر بن گئے! میں نے تو کبھی سوچا بھی نہیں تھا!"

اگر نے ہنستے ہوئے کہا، "لیکن تم سوچتے ہی منفی ہو!"

امید نے ہنستے ہوئے کہا، "دیکھا مگر بھائی، تم زندگی میں منفی خیالات ڈال کر اچھے کاموں سے روکتے ہو، لیکن میں حوصلہ دے کر کامیابی کی راہ دکھاتی ہوں!"

مگر نے قہقہہ لگا کر کہا، "امید، تم واقعی جینیئس ہو! مجھے لگتا ہے کہ مجھے بھی تمہارا دامن تھامنا چاہیے!"

Editor, Printer, Publisher and Owner
Jameela Bano

Editor in Chief
Rukhsana Kausar

Managing Editor
Mohammad Aslam

Executive Editor
Jaan Mohammad

Published from: Hall No.206, 207 A1, 2nd Floor, North Block, Bahu Plaza, Jammu, Pin Code:-180004, Email:LAZAWALJAMMU@GMAIL.COM, **Printed at:-**Early Times Printing Press, Samadhian Road, Jammu